اجتہاد کا تاریخی پس منظر

(۳) اجتہاد استصلاحی

(۱۴)

جناب مولانا محمد تقی امینی صاحب ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

اجتہاد استصلاحی (جس میں شریعت کی روح اور بندوں کی مصلحت پر مشتمل قاعدہ کلیہ وضع کیا جاتا اور اس سے مسائل کا حل نکالا جاتا ہے) کی تفصیل یہ ہے۔

استصلاح کے لغوی معنی

استصلاح کے لغوی معنی مصلحت طلب کرنا ہے۔ شریعت میں امر ونہی کا پیمانہ مصلحت ہے کوئی حکم ایسا نہیں ہے جس میں طلب مصلحت نہ ہو خواہ براہ راست یا دفع مضرت کے ذریعہ کرنے کے حکم میں براہ راست مصلحت حاصل کی جاتی اور ممانعت میں دفع مضرت کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

امر ونہی کا پیمانہ بننے والی مصلحت

شریعت میں جو مصلحت امر ونہی کا پیمانہ بنتی ہے اس کی تعریف یہ ہے۔

اما المصلحة فهي عبارة في الاصل عن جلب منفعة او دفع مضرة ولسنا نعني ذلك لكننا نعني بالمصلحة المحافظة على مقصود الشرع و مقصود الشرع من الخلق خمسة وهو ان يحفظ عليهم دينهم ونفسهم وعقلهم ونسلهم ومالهم فكل ما يتضمن

اصل میں مصلحت نفع حاصل کرنا اور نقصان دور کرنا ہے لیکن اس جگہ وہ نفع حاصل کرنا اور نقصان دور کرنا مراد ہے جس سے شریعت کے مقصد کی حفاظت ہو۔ شریعت کا مقصد جان مال نسل عقل اور دین کی حفاظت ہے۔ جس سے بھی ان پانچوں کی حفاظت ہوگی وہ مصلحت ہے اور

حفاظت ہذہ الاصول الخمسة فہو مصلحة وکل یفوت جس سے ان کی حفاظت نہ ہوگی وہ مضرت
ہذہ الاصول فہو مفسدة ودفعہ مصلحة[1] ہے اس کو دور کرنا مصلحت ہے۔

شریعت نے جس قدر بھی احکام و قوانین مقرر کئے ہیں خواہ ان کا تعلق کرنے سے ہے یا نہ کرنے سے ہے ان سب کا مقصد جان مال نسل عقل اور دین کی حفاظت ہے۔ ان کی حفاظت پر جو حکم بھی مبنی ہوگا۔ وہ مصلحت پر مبنی سمجھا جائے گا۔ اور جو اس کے خلاف ہوگا وہ مصلحت کے خلاف ہوگا اور شرعی حکم بننے کے لائق نہ ہوگا۔ یہ مصلحت کبھی ہماری سمجھ میں آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔ لیکن یہ بات طے شدہ ہے۔ کہ ہر حکم میں یقیناً کوئی نہ کوئی مصلحت پائی جاتی ہے جس کی بناء پر حکم دیا گیا یا اس سے منع کیا گیا۔

اجتہادِ استنباطی کی عمارت مصلحتِ معتبرہ پر قائم ہے	اجتہاد استنباطی کی پوری عمارت مصلحت پر قائم ہے جس کی منضبط شکل علت ہے اگر یہ نہ ہو تو اجتہاد

استنباطی کا دروازہ بند ہوجائے اور ———
شرعی احکام و قوانین پر جمود طاری ہوجائے فقہاء نے مصلحت کی دو قسمیں کی ہیں

(۱) مصلحت معتبرہ جو اجتہادِ استنباطی کی بنیاد بنتی ہے۔

(۲) مصلحت مرسلہ جو اجتہادِ استصلاحی کی بنیاد بنتی ہے۔

مصلحتِ معتبرہ کی فقہی تعریف	(۱) مصلحت معتبرہ کی آسان فقہی تعریف یہ ہے۔

ما دل دلیل معین علی رعایتھا و اعتبارھا فی نظر الشارع[2] جس کی رعایت اور جس کے اعتبار کرنے پر شارع کی طرف سے کوئی متعین دلیل قائم ہو

---

[1] محمد بن محمد ابو حامد الغزالی۔ المستصفی جز ثانی ۲۸۶ ——— و معروف دوالیبی المدخل الی علم اصول الفقہ الباب الثامن الخلاف فی الاستصلاح۔ [2] محاضرات فی اسباب اختلاف الفقہاء الاستصلاح۔ استاذ علی خفیف

یعنی مذکورہ پانچ امور کی حفاظت جس مصلحت سے ہو اور جس کو حاصل کرنے کے لئے احکام و قوانین مقرر ہوں وہ مصلحت معتبرہ ہے۔ احکام و قوانین مقرر ہونا خود اس کے معتبر ہونے کی دلیل ہے۔ اجتہاد استنباطی میں انتہائی غور و خوض کے بعد پہلے یہ مصلحت نکالی جاتی پھر منضبط کر کے علت کی شکل دی جاتی اس کے بعد انہیں احکام و قوانین پر قیاس کر کے پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔

مصلحت معتبرہ کے تین درجے | اس مصلحت کے تین درجے اور مرتبے ہیں۔

(ا) مصلحت ضروریہ

(ب) مصلحت حاجیہ اور

(ج) مصلحت تحسینیہ۔

ہر ایک کی تعریف و متعلقہ احکام و قوانین (جن سے مصلحت نکالی جاتی ہے) یہ ہیں

ضروریہ اور متعلقہ احکام | (ا) ضروریہ۔ وہ مصلحت ہے۔ جس کو حاصل کئے بغیر ان پانچوں امور کی حفاظت و بقاء نہ ہو سکتی ہو۔ مثلاً جان کی حفاظت و بقاء کیلئے کھانے پینے لباس اور دیگر ضروریات زندگی سے متعلق احکام و قوانین مقرر ہیں۔ قصاص و دیت (خون کی قیمت) اور قسامت (اجتماعی جرمانہ) وغیرہ کا تعلق بھی اسی سے ہے مال کی حفاظت و بقاء کے لئے باہمی تبادلہ مال کی منتقلی۔ خرید و فروخت ہبہ عاریت وراثت۔ نیز چوری ڈاکہ زنی اور غصب سے متعلق احکام و قوانین مقرر ہیں۔ ظاہری کے علاوہ باطنی حفاظت و بقاء کے لئے بھی احکام و قوانین ہیں۔ مثلاً زکوٰۃ صدقات انفاق عشر وغیرہ۔

نسل کی حفاظت و بقاء کے لئے نکاح۔ طلاق۔ خلع عدت نسب وغیرہ سے متعلق احکام و قوانین مقرر ہیں۔ اخلاقی و قانونی ضابطے جن کا تعلق عفت و عصمت سے ہے نیز فواحش و بدکاری سے روک تھام حدود و تعزیرات وغیرہ کا تعلق اسی سے ہے۔

عقل کی حفاظت وبقاء کے لئے نشہ آور چیزوں کے استعمال پر پابندی خلاف ورزی کی صورت میں سزائیں۔ برائیوں اور بدعادتوں سے بچنے کی تاکید تعلیم وتربیت پر زور کہ جس سے عقل کی فطری صلاحتیں بیدار ہوں اور اچھائیوں نیز اچھی عادتوں کے ذریعہ ان میں جلا پیدا ہوتی رہے۔

دین کی حفاظت وبقاء کے لئے عبادات امر بالمعروف، نہی عن المنکر کی تاکید ہجرت نصرت۔ جہاد اور تعلیم وتربیت سے متعلق احکام وقوانین ہیں۔

ان کو مکمل کرنے والے احکام	ان کے علاوہ وہ بھی احکام وقوانین ہیں جو ان کو قوت بخشنے اور درجۂ کمال تک پہونچاتے ہیں۔ ان کو تکملات (تکمیل کرنیوالے)

کہا جاتا ہے۔ مثلاً جان کی حفاظت وبقاء سے متعلق قصاص میں برابری کی قید حق اور محنت میں عدل وانصاف وغیرہ۔ حفاظت مال سے متعلق قرض۔ امانت تاوان اور برابر سرابر کی ادائیگی کے احکام حفاظت نسل سے متعلق شہوت کو برانگیختہ کرنے والی تمام چیزوں پر پابندی کے احکام جس میں لباس وضع قطع چال ڈھال جو حسن وجمال کے نظارہ کو دعوت دینے والے ہوں سب شامل ہیں۔ حفاظت عقل سے متعلق نشہ آور چیزوں کی تھوڑی مقدار پر بھی پابندی اور تعلیم وتربیت کے وہ طریقے جو فطری صلاحیتوں کی خودکشی کرنے والے ہوں۔ حفاظت دین کے سلسلہ میں شعائر دین کی حفاظت سے متعلق احکام ہیں کہ دین کا اصلی حالت میں قیام وبقاء بڑی حد تک ان پر موقوف ہے۔ حکومت وسیاست کے قوانین سب کو قوت بخشنے والے اور درجۂ کمال تک پہونچانے والے ہیں اس لئے وہ بھی اسی میں شامل ہوں گے۔

حاجیہ اور متعلقہ احکام	(ب) حاجیہ۔ وہ مصلحت ہے جن پر اگرچہ زندگی کی حفاظت وبقاء

موقوف نہیں ہے۔ لیکن ان کے ذریعہ زندگی میں صحت وتوانائی پیدا ہوتی مضرت کا دفعیہ ہوتا اور مشقتوں وکلفتوں سے نجات ملتی ہے۔ مثلاً عبادات میں تخفیف وسہولت کے

اسباب (مرض اور سفر وغیرہ) سے متعلق احکام و قوانین عادات میں شکار و تفریحات سے متعلق ہدایتیں جنایات میں تاوان (جو اہل پیشہ سے وصول کیا جاتا ہے) اور قصور و نقصان کے سلسلہ کے وہ تمام احکام جو صاحب حق کو اس کا حق دلانے کے لئے یا بطور تعزیر مقرر ہیں۔

انکو مکمل کرنے والے احکام — ان کو بھی قوت پہونچانے اور درجۂ کمال تک پہونچانے والے احکام و قوانین ہیں۔ مثلاً شادی بیاہ میں مساوات اور مہر مثل کے مسائل۔ شہادت رہن وغیرہ کے احکام سفر اور مرض کی بعض مخصوص حالت میں جمع بین الصلوتین (دو نمازوں کو جمع کرنا) کی اجازت اور نماز خوف وغیرہ۔

تحسینیہ اور متعلقہ احکام — (ج) تحسینیہ۔ وہ مصلحت ہے جس سے زندگی مزین و مہذب بنتی اخلاق کی بلندی حاصل ہوتی اور جس کی رعایت کے بغیر انسان شرعی لحاظ سے گندہ اور معاشرتی لحاظ سے بدتہذیب کہلاتا ہے۔ مثلاً عمدہ اخلاق تعلیم و گفتگو۔ کھانے پینے کے آداب معاشی و معاشرتی زندگی میں اعتدال و توازن برقرار رکھنے کے احکام۔ نفلی نماز و روزہ اور صدقہ و خیرات۔ عفو و درگذر اور لین دین میں سہولت و نرمی۔ نجاست دور کرنے اور طہارت حاصل کرنے ستر چھپانے کے احکام لباس میں زیب و زینت کھانے پینے رہنے سہنے میں نفاست و خوش اسلوبی وغیرہ۔

ان کو مکمل کرنے والے احکام — ان کو بھی قوت پہونچانے اور درجۂ کمال تک پہونچانے والے احکام و قوانین ہیں۔ مثلاً مستحبات کے درجہ کی تمام باتیں لغو کام اور لغو باتوں سے بھی پرہیز۔ صدقہ خیرات، عقیقہ اور قربانی میں عمدگی کا لحاظ۔

یہ تینوں قسم کی مصلحتیں متعلقہ احکام و قوانین کی روح اور تہ تک پہونچنے سے حاصل ہوتی ہیں جن کے بغیر قیاس و استنباط کا دروازہ نہیں کھلتا تفصیل کے لئے راقم کی کتاب "مسئلہ اجتہاد پر تحقیقی نظر" دیکھنا چاہئے۔ اس میں ان احکام کی

نشاندہی بھی کی گئی ہے جن میں اس وقت اجتہاد کی ضرورت ہے۔

مصلحت کو استعمال کرنے کے چند اصول وضوابط

فقہاء نے ان تینوں مصلحتوں کے استعمال کے لئے کچھ اصول و ضوابط مقرر کئے ہیں جن کی رعایت ضروری ہے ورنہ قیاس و استنباط میں توازن برقرار نہ رہ سکے گا مثلاً

(۱) مصلحت ضروریہ اصل ہے اور حاجیہ و تحسینیہ بڑی حد تک اس کی فرع ہیں اگر ضروریہ فوت ہو جائے تو یہ دونوں بھی اپنی حالت پر نہ باقی رہ سکیں گی۔ اس بنا پر ان کے درمیان اور ان سے متعلقہ احکام و قوانین کے درمیان ترتیب کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۲) مصلحت و مضرت کا فیصلہ کرنے میں غلبہ کا اعتبار ہوگا اور اسی کو بنیاد بنا کر کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

(۳) مصلحت و مضرت کے اعتبار میں دنیوی اور اخروی زندگیاں پیش نظر ہونی چاہئیں ان میں کسی ایک کی رعایت اتنی نہ ہو کہ دوسری کی مصلحت بالکل فوت ہو جائے یا اس میں فساد واقع ہو۔

(۴) مصلحت اور مضرت کے ٹکراؤ کی صورت میں جبکہ غلبہ کسی پہلو کو نہ دیا جا سکے تو مضرت کا اعتبار کیا جائے گا۔

(۵) یہ مصلحتیں کلیات کی شکل میں ہیں۔ اگر بعض جزئیات ان سے نکل جائیں تو کوئی خرابی نہ پیدا ہوگی جو کلیات بطور استقراء و تتبع و تلاش سے وضع کی جاتی ہیں۔ ان سب کی تقریباً یہی حیثیت ہوتی ہے یہ نکلنے والی جزئیات یا تو کسی خارجی مصلحت کی بنا پر کلیات میں داخل نہیں ہوتی یا عارضی سبب سے نکل جاتی ہیں اور وہ سبب ہماری سمجھ میں نہیں آتا حتی الامکان جزئیات کو کلیات کے تحت لانا ضروری ہے تاکہ مصلحت نہ فوت ہونے پائے۔

مصلحت مرسلہ کی فقہی تعریف

(۲) مصلحت مرسلہ کی آسان فقہی تعریف یہ ہے۔

مالم یقم دلیل معین علی اعتبارہ او الغائہ وھی التی سکت عنھا الشارع ولم یرتب علی وفقھا حکما ولیس لھا اصل معین تقاس علیہ[۱]

جس کے اعتبار کرنے یا لغو قرار دینے پر کوئی متعین دلیل نہ قائم ہو یعنی شارع اس سے خاموش ہو نہ اس کی موافقت پر کوئی حکم مرتب ہوا ہو اور نہ اس کے لئے کوئی معین اصل ہو کہ اس پر قیاس کیا جا سکے۔

"مرسلہ" اس بنا پر کہتے ہیں کہ شارع نے اس کو مطلق رکھا ہے نہ اعتبار کے ساتھ اس کو مقید کیا اور نہ لغو کے ساتھ اس کو مقید کیا اگر اعتبار کے ساتھ مقید ہے تو اس کا تعلق اجتہادِ استنباطی سے ہے۔ اور لغو کے ساتھ مقید ہے تو وہ باطل ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اعتبار کی مثالیں مصلحت معتبرہ میں گذر چکی ہیں۔ لغو کی مثال جیسے کوئی شخص رمضان میں اپنی بیوی سے قربت کر لے تو اس کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا لگاتار ساٹھ روزے رکھنا ہے۔ روزہ میں چونکہ مشقت زیادہ ہوتی ہے اور دوبارہ فعل کے ارتکاب کا امکان کم ہوتا ہے۔ اس بنا پر کوئی مفتی اس مصلحت کو مقدم رکھ کر پہلے ہی مرحلہ میں ساٹھ روزہ کا فتوی دے حالانکہ یہ مصلحت غلام کی آزادی اور مسکینوں کو کھانا کھلانے کے مقابلہ میں کمتر درجہ کی ہے۔ شریعت نے اُس مصلحت کو مقدم کیا ہے جس میں دوسروں کا نفع ہو اور مقابلہ میں اس مصلحت کو لغو قرار دیا ہے جس میں ذاتی نفع ہو۔ اور اگر ایسی صورت ہو کہ دوسروں کے نفع کی بات نہ بن سکتی ہو تو ذاتی نفع کا لحاظ ہوگا اور پہلے ہی مرحلہ میں روزہ کا حکم دیا جائے گا۔ یا بھائی بہن چونکہ خونی رشتہ میں برابر ہیں اس لئے باپ کی میراث

---

[۱] علی خفیف۔ محاضرات فی اسباب اختلاف الفقہاء الاستصلاح او المصالح المرسلۃ۔

دونوں میں برابر برابر تقسیم کرنے کا حکم دیا جائے۔ شریعت نے جس مصلحت کا لحاظ کرکے دونوں کے حصہ میں فرق کیا ہے اس کے مقابلہ میں خونی رشتہ کی مصلحت لغو قرار پائے گی وہ مصلحت بہن کے مقابلہ میں بھائی کی زیادہ ذمہ داری ہے پھر اپنے گھر میں بہن مستقل حصہ کی مالک بنتی ہے جس کا بھائی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

اجتہاد استصلاحی کی عمارت مصلحت مرسلہ پر قائم ہے

اجتہاد استصلاحی کی پوری عمارت مصلحت مرسلہ پر قائم ہے جس کی اصطلاحی تعریف یہ ہے۔

ترتیب الحکم الشرعی علی المصلحة المرسلة بحیث یحققها علی الوجه المطلوب۔ ؎۵۱

حکم شرعی کو مصلحت مرسلہ پر اس حیثیت سے مرتب کرنا ہے کہ حکم مصلحت کو مطلوبہ طریقہ پر ثابت کرے۔

استصلاح کی واضح تعریف

زیادہ واضح تعریف یہ ہے۔

بناء الاحکام الفقهیة علی مقتضی المصالح المرسلة ای المصالح التی لم یقید اعتبارها بورود نص خاص بعینها وانما العمدة فی اعتبارها ما جاء فی الشریعة من اصول عامة وقواعد کلیة من شانها ان تعتبر المصالح وان تحمیها بصورة مرسلة ای مطلقة غیر مقیدة بنص خاص ؎۵۲

فقہی احکام کی بنیاد مصالح مرسلہ کی موافقت پر قائم کرنا یعنی ان مصلحتوں پر قائم کرنا جن کے اعتبار کے لئے قرآن وحدیث میں کوئی متعین حکم (خاص نص) نہیں ہے۔ لیکن شریعت میں کچھ عام اصول اور کلی قواعد ایسے موجود ہیں جو مطلق صورت میں ان مصلحتوں کا اعتبار کرتے اور ان کی حفاظت کرتے ہیں۔

؎۵۱ محمد سعید رمضان بوطی۔ ضوابط المصلحة فی الشریعة الاسلامیه موقف العلماء من الاستصلاح

؎۵۲ معروف دوالیبی المدخل - الی علم اصول الفقه الباب الثامن الخلاف فی الاستصلاح

اس تعریف سے ظاہر ہے کہ مصلحت مرسلہ سے مراد ایسی مصلحت نہیں ہے کہ جس کی طرف شریعت میں توجہ نہ دی گئی ہو بلکہ ایسی مصلحت ہے کہ متعین شکل میں اگرچہ توجہ نہ ظاہر ہوتی ہو لیکن مطلق شکل میں پوری توجہ موجود ہو۔

اجتہاد استنباطی و استصلاحی کے درمیان فرق

اس وضاحت کے بعد اجتہاد استنباطی (قیاس و استحسان) اور اجتہاد استصلاحی میں بس اس قدر فرق رہتا ہے کہ استنباطی میں کوئی متعین نظیر (جلی یا خفی) پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ اور استصلاحی میں یہ نظیر متعین شکل میں نہیں ہوتی بلکہ عمومی شکل کے کچھ اصول و قواعد ہوتے ہیں جن پر اس کی بنیاد قائم کی جاتی ہے۔

چند عام اصول و قواعد جن پر استصلاح کی بنیاد ہے

عام اصول و قواعد جن پر استصلاح کی بنیاد قائم ہوتی ہے اس قسم کے ہیں مثلاً۔ عدل و احسان۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان [۱] بیشک اللہ عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔

عدل و احسان کے دو لفظ نہایت وسیع ہیں چنانچہ اس آیت کے بارے میں ہے۔

اجمع آیۃ فی القرآن للحث علی المصالح کلھا والزجر عن المفاسد باسرھا [۲] — یہ آیت تمام مصالح کے حصول اور مفاسد کے دفعیہ پر ابھارنے کے لئے سب سے زیادہ جامع ہے

وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین [۳] — اے پیغمبر ہم نے آپ کو محض اس لئے بھیجا تاکہ رحمت عامہ کا ظہور ہو۔

اس آیت کے ضمن میں ہے۔

ومن الرحمۃ الاذن لھم علی لسانہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جلب المصالح — اور رحمت یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے مصالح کے

---

[۱] نحل ع ۱۳۔ [۲] محمد مصطفےٰ شلبی تعلیل الاحکام ص۲۸۷۔ [۳] الانبیاء ع ۷۔

ودفع المفاسد عنهم ومعلوم ان للناس مصالح یتجدد وتتجدد والایام فلو وقف الاعتبار علی المنصوص فقط لوقع الناس فی الحرج الشدید وهم منات للرحمة ۱؎

حصول اور مفاسد کے دفعیہ کی اجازت دی گئی۔ یہ معلوم ہے کہ زمانہ کے بدلنے سے نئے نئے مصالح پیدا ہوتے رہتے ہیں ایسی حالت میں اگر منصوص (قرآن و حدیث میں صراحۃً ذکر) ہی کا اعتبار کیا گیا تو لوگ سخت قسم کے حرج میں مبتلا ہو جائیں گے اور رحمت کے منافی بات لازم آجائیگی۔

جملہ فلاح وبہبود کے امور۔

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ۲؎

نیکی اور بھلائی میں ایک دوسرے کی مدد کرو گناہ اور برائی میں ایک دوسرے کی مدد مت کرو۔

امانت کی ادائیگی۔

اِنَّ اللہ یأمُرُکم اَن تؤدّوا الامانات الیٰ اهلها ۳؎

بے شک اللہ تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہونچاؤ۔

آیت میں امانت کا مفہوم عام ہے جو ہر قسم کی ذمہ داری کو شامل ہے خواہ اس کا تعلق اللہ کے حق یا بندوں کے حق سے ہو۔

حقوق میں مساوات۔

یاایّها الناس انّا خلقنٰکم من ذکرٍ و انثیٰ وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ۴؎

اے لوگو۔ ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہاری ذاتیں اور قبیلے اس لئے بنائے تاکہ ایک دوسرے کی پہچان ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱؎ تعلیل الاحکام ص ۲۵۵ ، ۲؎ المائدہ ع ۱ ۳؎ نساء ع ۸ ۴؎ الحجرات ع ۲

النّاس بنو آدم و آدم خلق من تراب [1] — سب لوگ آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔

النّاس کلھم اخوۃ [2] — سب انسان بھائی بھائی ہیں۔

استحقاق و استفادہ میں مساوات۔

ھو الذی خلق لکم مافی الارض جمیعا [3] — اللہ وہ ہے جس نے تم سب کے لئے زمین کی ساری چیزیں پیدا کیں

وجعلنا لکم فیھا معایش ومن لستم لہ برازقین [4] — تم سب کے لئے ہم نے زمین میں زندگی کے ساز و سامان (وسائل و ذرائع) بنائے اور ان کے لئے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے ہو۔

رسول اللہ نے فرمایا۔

الخلق کلھم عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن لعیالہ [5] — تمام مخلوق اللہ کی عیال ہے اللہ کو زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اس کی عیال کو زیادہ نفع پہونچانے والا ہو۔

مال و دولت کی منصفانہ تقسیم۔

کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم [6] — تاکہ دولت تم میں مالداروں ہی کے درمیان سمٹ کر نہ رہ جائے۔

ایک حدیث قدسی میں رسول اللہ نے فرمایا۔

عمروا بلادی فعاش فیھا عبادی [7] — میرے ملک کو آباد کرو تاکہ میرے بندے اس میں خوش حال زندگی بسر کر سکیں۔

لہ طبری۔ ۲ہ۔ مسلم و ابو داؤد۔ ۳ہ البقرہ ع ۳۔ ۴ہ حجر ع ۲ ۵ہ مشکوۃ باب فی الشفقۃ علی الخلق۔ ۶ہ حشر ع ۱ ۷ہ محمد بن احمد بن سہل سرخسی المبسوط ج ۲۳ ص ۱۵۔

حضرت علی نے فرمایا۔

ان اللہ تعالیٰ فرض علی الاغنیاء فی اموالہم بقدر ما یکفی فقراءہم فان جاعوا وعروا وجہدوا فبمنع الاغنیاء وحق علی اللہ ان یحاسبہم یوم القیمۃ ویعذبہم علیہ [۱]

اللہ تعالیٰ نے بقدر کفایت غرباء کی ضرورت پوری کرنا مالداروں پر فرض کیا ہے اگر وہ بھوکے ننگے یا اور کسی معاشی مصیبت میں مبتلا ہوئے تو یہ مالداروں کے نہ دینے کی وجہ سے ہے اللہ کا حق ہے کہ قیامت کے دن ان سے حساب لے اور انکو سزا دے

دین میں اصل آسانی۔

یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر [۲]

اللہ آسانی چاہتا ہے دشواری اور تنگی نہیں چاہتا۔

حرج وتنگی کی ممانعت

ما جعل علیکم فی الدین من حرج [۳]

اللہ نے دین کے معاملہ میں تمہارے لئے کوئی تنگی نہیں رکھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما کو دینی معاملات کا انتظام سپرد کرتے وقت فرمایا۔

یسرا ولا تعسرا وبشرا ولا تنفرا وتطاوعا ولا تختلفا [۴]

آسانی کرنا مشکل میں نہ ڈالنا۔ رغبت دلانا نفرت نہ دلانا موافقت کے جذبہ کو فروغ دینا اختلاف نہ ڈالنا۔

دوسری حدیث میں ہے۔

---

[۱] علی بن احمد بن حزم المحلی ج ۶ ص ۱۵۸ - [۲] البقرہ ع ۲۳ - [۳] الحج ع ۱۰
[۴] بخاری و مسلم و مشکوٰۃ باب ما علی الولاۃ من التیسیر۔

احب الدین الی اللہ الحنیفیۃ السمحۃ [1] — اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین حنیفی ہے جو آسان ہے

ایک اور حدیث میں ہے۔

ان الدین یسر ولن یشاد الدین احد الا غلبہ — دین آسان ہے لیکن جو شخص دین میں بیا فو کرتا ہے اس پر دہ غالب آجاتا ہے۔

تکلیف میں کمی

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا [3] — اللہ کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا

یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا [4] — اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے بوجھ کو ہلکا کرے انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اللہ فرض فرائض فلا تضیعوھا وحد حدوداً فلا تعتدوھا وحرم اشیاء فلا تنتھکوھا وسکت عن اشیاء رحمۃ لکم من غیر نسیان فلا تبحثوا عنھا [5] — اللہ نے فرائض مقرر کئے ہیں ان کو ضائع نہ کرو حدود مقرر کئے ہیں ان سے آگے نہ بڑھو جو چیزیں حرام کردی ہیں ان کی پردہ دری نہ کرو اور جن چیزوں سے بھولے بغیر خاموشی اختیار کی ہے محض تم پر مہربانی کرنے کے لئے ان کے متعلق کرید نہ کرو۔

اشیاء میں اصل اباحت (جب تک ممانعت نہ ہو)

قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبٰت من الرزق [6] — آپ کہدیجئے کہ اللہ کی زینتیں جو اس نے اپنے بندوں کے برتنے کے لئے پیدا کی ہیں اور کھانے پینے کی اچھی چیزیں کس نے حرام کی ہیں۔

---

[1] بخاری باب الدین یسر۔ [2] بخاری و مشکوٰۃ باب قصد العمل۔ [3] البقرہ ع ۴۰۔ [4] النساء ع ۵ [5] دار قطنی و مشکوٰۃ باب الاعتصام [6] الاعراف ع ۴ —

کلوا واشربوا ولاتسرفوا ؎ — کھاؤ پیو فضول خرچی نہ کرو۔

نقصان دور کیا جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لاضرر ولاضرار فی الاسلام ؎ — اسلام میں نہ خود نقصان اٹھانا اور نہ دوسرے کو نقصان پہونچانا ہے۔

سیاست شرعیہ کے تحت فیصلوں کی بنیاد استصلاح ہے۔

اس قسم کے اور بہت سے عام اصول و قواعد ہیں جن پر استصلاح کی بنیاد قائم کی جاتی ہے۔ صحابۂ کرام تابعین اور فقہاء کرام نے سیاست شرعیہ کے تحت بہت سے مسائل حل کئے ہیں جن کی بنیاد استصلاح ہے۔ جیسا کہ سیاست شرعیہ کی فقہی تعریف سے ظاہر ہے۔

السیاسۃ ماکان فعلا یکون معہ الناس اقرب الی الصلاح وابعد عن الفساد وان لم یصنع الرسول ولا نزل بہ وحی ؎ — سیاست وہ فعل ہے کہ اس کے ذریعہ لوگ صلاح سے قریب اور فساد سے دور رہیں اگرچہ رسول اللہ نے نہ کیا ہو اور نہ اس کے لئے وحی نازل ہوئی ہو۔

ایسی سیاست دین کا جزء اور شریعت کا مقصود ہے نیز اللہ کی مخلوق کو عدل و اعتدال کی طرف لانے والی ہے جسمیں کسی اعتراض اور شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ اس کے تحت فیصلوں کے لئے قرآن و حدیث سے صراحۃً ثبوت ضروری نہیں ہے بلکہ عام اصول و قواعد کے تحت ہونا کافی ہے جیسا کہ امام شافعی کہتے ہیں۔

لاسیاسۃ الا ماوافق الشرع۔ — سیاست وہی معتبر ہے جو شریعت کے موافق ہو۔

لیکن یہ موافقت کس قسم کی ہو اس کی تشریح یہ ہے۔

(باقی صفحہ ۴۴ پر)

؎ الاعراف ع ۴۔ ؎ مسلم ابواب البیوع۔ ؎ ابن قیم الطرق الحکمیہ فصل جواز العمل فی السلطنۃ بالسیاسۃ الشرعیۃ ؎ ایضاً۔ مزید تفصیل کے لئے راقم کی کتاب "احکام شرعیہ میں حالات و زمانہ کی رعایت" دیکھنا چاہئے۔